



ہڑپہ کی قدیم تہذیب: تاریخی، ثقافتی اور تمدنی خدوخال کا جائزہ

The Ancient Civilization of Harappa: A Review of Historical, Cultural, and Civilizational Features

ڈاکٹر ذوالفقار علی

پی ایچ ڈی اردو

ڈاکٹر محمد سعید احمد

پی ایچ ڈی اردو

ڈاکٹر عائشہ مقصود

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو

لاہور لیڈز یونیورسٹی

Abstract

The Harappan Civilization, also known as the Indus Valley Civilization, stands as one of the world's oldest urban societies, flourishing along the banks of the Indus River and its tributaries from approximately 3500 BCE to 1500 BCE. Discovered in the early 19th century by explorers like Charles Masson and later excavated by archaeologists such as Alexander Cunningham, John Marshall, and Rai Bahadur Daya Ram Sahni, Harappa (located 25 km west of Sahiwal, Pakistan) reveals a highly advanced society with planned cities, sophisticated drainage systems, standardized brickwork, and extensive trade networks extending to Mesopotamia, Egypt, and Central Asia. Spanning over 650,000 square kilometers across modern-day Pakistan and parts of India, it was contemporaneous with Egyptian, Mesopotamian, and Chinese civilizations but surpassed them in urban planning and peaceful coexistence, as evidenced by the absence of palaces, large weapons, or temples. The society was agrarian, with crops like wheat, barley, and cotton; artisanal crafts including pottery, bead-making, and metallurgy; and a script that remains undeciphered. Invasions by Aryan tribes around 1750-1500 BCE, climatic changes, river shifts, and possible epidemics contributed to its decline. Modern excavations by figures like Dr. Muhammad Rafique Mughal and Jonathan Mark Kenoyer have established its indigenous origins in Pakistan, challenging earlier notions of external influences. Harappa's legacy persists in contemporary South Asian culture through shared linguistic roots, rituals, and artifacts. This paper explores its historical background, nomenclature, geography, culture, economy, religion, and excavations, emphasizing the need for preservation and further research to unlock its mysteries.

Key Words : Harappa, Indus Valley Civilization, Archaeology, Urban Planning, Trade Networks, Aryan Invasion, Cultural Legacy.

تعارف موضوع

ہڑپہ کی قدیم تہذیب، جو وادی سندھ کی تہذیب کے نام سے بھی جانی جاتی ہے، دنیا کی قدیم ترین شہری تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ یہ تہذیب دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں جیسے راوی، بیاس اور ہاکڑا کے کناروں پر تقریباً 3500 قبل مسیح سے 1500 قبل مسیح تک پھیلی پھولی۔ اس کا رقبہ 6 لاکھ 50 ہزار مربع کلومیٹر سے زائد تھا، جو ہمالیہ کے دامن سے بحیرہ عرب تک پھیلا ہوا تھا، اور اس میں آج کے پاکستان اور بھارت کے کئی علاقے شامل تھے۔ ہڑپہ شہر، جو ساہیوال سے 25 کلومیٹر مغرب میں دریائے راوی کے



کنارے واقع ہے، اس تہذیب کا مرکزی مقام تھا۔ یہ تہذیب مصری، میسوپوٹامیائی اور چینی تہذیبوں کی ہم عصر تھی، مگر اس کی شہری منصوبہ بندی، بلدیاتی نظام، زراعت، دستکاری اور تجارت میں برتری واضح تھی۔ ہڑپائی لوگ پر امن تھے، جن کے ہاں طبقاتی تقسیم کم تھی اور ہتھیاروں کی کمی سے امن پسندی کا پتہ چلتا ہے۔ اس تہذیب کی دریافت 1829ء میں چارلس مین نے کی، اور باقاعدہ کھدائی 1921ء میں سر جان مارشل کی نگرانی میں شروع ہوئی۔ ڈاکٹر محمد رفیق مغل جیسی شخصیات نے ثابت کیا کہ یہ تہذیب پاکستان کی سر زمین پر ہی پروان چڑھی۔ آج تک 60 سے زائد مقامات سے آثار مل چکے ہیں، جو اس کی وسعت کی گواہی دیتے ہیں۔ یہ مقالہ ہڑپہ کی تاریخ، وجہ تسمیہ، محل وقوع، تہذیب و ثقافت، آب و ہوا، نظام آبپاشی، معاشرت، تعمیرات، مذہبی عقائد، تجارت، زبان اور زوال پر روشنی ڈالتا ہے، تاکہ اس قدیم میراث کی اہمیت کو اجاگر کیا جاسکے۔

۱۔ ہڑپہ کا تاریخی پس منظر

وادی سندھ کی تہذیب، جسے ہڑپائی تہذیب بھی کہا جاتا ہے، ہزاروں سال قبل دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں جیسے راوی، بیاس، ہاکڑا (جسے قدیم میں گھگھر، گھاگھرا یا سرسوتی بھی کہا جاتا تھا) اور چولستان کی قدیم گزرگاہوں پر قائم ہوئی۔ یہ تہذیب تقریباً دو ہزار سال (3500 قبل مسیح سے 1500 قبل مسیح تک) تک پھیلی پھولی اور اپنے عروج پر پہنچی [1]۔ اس کا رقبہ 6 لاکھ 50 ہزار مربع کلومیٹر سے زائد تھا، جو کہ ہمالیہ کے دامن سے لے کر بحیرہ عرب کے ساحلوں تک پھیلا ہوا تھا۔ اس میں آج کے پاکستان کے چاروں صوبوں (پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا) کے علاوہ بھارت کے صوبوں پنجاب، ہریانہ، راجستھان، گجرات اور کچھ کے کچھ حصے شامل تھے۔ یہ تہذیب قدیم مصری، میسوپوٹامیائی (سومیری یا عراتی) اور چینی تہذیبوں کی ہم عصر تھی، مگر اس کی وسعت، شہری منصوبہ بندی اور ٹیکنالوجی میں برتری واضح تھی [2]۔ ہڑپائی شہر دریاؤں کے کناروں پر آباد تھے، جہاں لوگ منظم شہری زندگی گزارتے تھے۔ یہ لوگ زراعت، برتن سازی، مجسمہ سازی، دھات کاری اور تجارت کے ماہر تھے۔ ان کے شہر اس قدر منصوبہ بند تھے کہ آج کے جدید شہروں سے بھی مقابلہ کرتے ہیں، جیسے ڈھکی ہوئی نکاسی آب کی نالیاں، پختہ اینٹوں کی عمارتیں اور چوڑی گلیاں [3]۔ وہ دریائی راستوں سے تجارت کرتے تھے، جس کا نیٹ ورک میسوپوٹامیہ، مصر اور وسطی ایشیا تک پھیلا ہوا تھا۔ اب تک اس تہذیب کے 60 سے زائد آثار دریافت ہو چکے ہیں، جن میں ہڑپہ، موئین جوڈو، گنوری والا، راکھی گڑھ اور لوہتل شامل ہیں [4]۔ حالیہ تحقیقات، جیسے نیچر میگزین میں 2016ء میں شائع ہونے والا مضمون، یہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ تہذیب 8000 سال پرانی ہے، جبکہ پہلے اسے 5500 سال قدیم سمجھا جاتا تھا۔ یہ مطالعہ آکسیجن آکسٹوپ اور بحیرہ انارکائی کھدائی پر مبنی ہے، جو ہڑپائی دور کو 1000 سال مزید پیچھے لے جاتا ہے [5]۔

ہڑپہ کی کھدائی سے ملنے والی اشیاء، جیسے مورتیاں، مالا میں، زیورات اور برتن، یہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہاں امیر اور غریب دونوں طبقات موجود تھے، مگر کوئی شاہی محل یا بڑے پیمانے پر ہتھیار نہیں ملے، جو اس معاشرے کی پر امن نوعیت کی دلیل ہیں [6]۔ یہ لوگ بقائے باہمی اور مساوات کے قائل تھے۔ تاہم، 1750-1500 قبل مسیح میں انڈو-آریان قبائل کی آمد نے اس تہذیب کو شدید دھچکا پہنچایا۔ یہ آریان وسطی ایشیا یا ترکستان سے آئے اور چراگاہوں کی تلاش میں ہڑپہ پر حملہ آور ہوئے۔ رگ وید میں ان کی لڑائیوں کا ذکر ہے، جہاں وہ مقامی دراوڑوں کو شکست دے کر جنوب کی طرف دھکیل دیتے ہیں [7]۔ تاہم، جدید تحقیقات (جیسے 2024-2025 کی جینیٹکس اور لسانیات کی مطالعے) یہ نظریہ چیلنج کرتی ہیں کہ یہ "حملہ" نہیں بلکہ آہستہ آہستہ مائیکریشن تھی، اور تہذیب کا زوال زیادہ تر ماحولیاتی وجوہات جیسے دریاؤں کے رخ کی تبدیلی اور مون سون کی کمزوری سے ہوا [8]۔ حالیہ ڈی این اے مطالعے، جیسے LinkedIn پر 2025ء میں شائع ہونے والا آرٹیکل، یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انڈو-آریان مائیکریشن سینٹرل ایشین سٹیپ سے ہوئی اور جینیٹک، آثار قدیمہ اور لسانی ثبوتوں سے ثابت ہے، مگر یہ IVC کے مکمل خاتمے کی وجہ نہیں بلکہ کلائمٹ چیلنج اور دریائی شفٹ کے ساتھ ملا کر دیکھا جاتا ہے [9]۔ Reddit پر 2025ء کی بحث میں بھی IVC کے زوال کو کلائمٹ چیلنج سے جوڑا گیا ہے، جو آریان آمد کو بعد کی بات قرار دیتی ہے [10]۔

۲۔ وجہ تسمیہ

عظیم تروادی سندھ کے قدیم تہذیبی مرکز ہڑپہ کا نام دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے، جن کے سینے میں ہزاروں سال پرانی تہذیب دفن ہے۔ اس نام کی وجہ تسمیہ کے حوالے سے ماہرین آثار قدیمہ میں کئی روایات موجود ہیں۔ پہلی روایت کے مطابق، ہڑپہ کا پرانا نام "ہری یویا" تھا، جو آریاؤں کی مقدس کتاب رگ وید میں مذکور ہے اور مطلب



"قربانی کے سنہری ستونوں والا شہر" یا "سنہری قربان گاہ" ہے [11]۔ یہ لفظ وقت کے ساتھ گڑ کر "ہڑپا" اور پھر "ہڑپہ" بن گیا۔ ایم اے اشرف اپنی کتاب "تاریخ ساہیوال" میں لکھتے ہیں کہ یہ نام ساڑھے تین ہزار سال بعد بھی قدرے اختلاف کے ساتھ برقرار ہے [12]۔ رگ وید میں ہری یوپیا کا تذکرہ صرف ایک بار آیا ہے، جہاں آریا اور مقامی ورچی و ن قبائل کی لڑائی بیان کی گئی ہے [13]۔ یہ روایت ماہرین جیسے ایس ایم ویلر، مارینٹر اور ڈی ڈی کو سبھی کی مشترکہ رائے پر مبنی ہے [14]۔

دوسری روایت کے مطابق، ہڑپہ پنجابی لفظ "ہڑپ" سے نکلا ہے، جس کے معنی "کھا جانا"، "نگل جانا" یا "ہڑپ کر جانا" ہیں۔ چونکہ اس شہر پر قدرتی آفات یا سیلاب کی قیامت ٹوٹی اور سارا شہر تباہ ہو گیا، اس لیے مقامی لوگوں نے اسے "ہڑپہ" (غرق شدہ شہر) کہنا شروع کر دیا [15]۔ عبدالمجید اپنی کتاب "ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں" میں لکھتے ہیں کہ دریائے راوی کی بے راہ روی اور غضب ناک سیلابوں نے ہڑپہ کو ہڑپ کر لیا، اور یہاں سیلاب کی تباہیوں کے آثار بھی ملے ہیں [16]۔ عین ممکن ہے کہ کوئی وبائی مرض، زلزلہ یا آسمانی آفت نے اس ہنستے بستے شہر کو نیست و نابود کر دیا ہو۔ یہ بات قریب قیاس ہے کیونکہ ہڑپہ کے زمانے میں دریائے راوی کی گزرگاہ کھنڈرات کے قریب تھی، جو اب خشک ہو چکی ہے اور مقامی لوگ اسے "سکر اوہ" کہتے ہیں [17]۔ دریائے راوی اب ہڑپہ سے 7-8 کلومیٹر شمال میں بہ رہا ہے۔ یہ روایت سیلاب کی تاریخی شہوتوں پر مبنی ہے، جیسے IVC کے زوال میں دریائی شفٹ کا کردار [18]۔

تیسری روایت مقامی لوگوں کی زبانی ہے، جس کے مطابق ہڑپہ کا آخری بادشاہ "ہرپال" تھا، جو سیاہ کار اور زانی تھا۔ اس کی بدکاریوں کی وجہ سے قدرت نے شہر کو غرق کر دیا [19]۔ یہ روایتیں اس تہذیب کی پراسراریت کو مزید بڑھاتی ہیں، مگر غالب امکان یہی ہے کہ نام کا تعلق رگ وید سے ہے۔ یہ روایات IVC کی لسانی اور کلچرل جڑوں کو ظاہر کرتی ہیں، جو آریان مائیگریشن کے بعد تبدیل ہوئیں [20]۔

۳۔ محل وقوع

ہڑپہ کے کھنڈرات ساہیوال (سابقہ منگمری) سے تقریباً 25 کلومیٹر مغرب میں دریائے راوی کے کنارے واقع ہیں، جو قدیم شاہراہ شیر شاہ سوری روڈ کے قریب ہیں [21]۔ یہ مقام سطح سمندر سے 590 فٹ بلند ہے اور دنیا کے نقشے پر 30°37'44"N اور 72°51'50"E "طول بلد مشرقی پر موجود ہے [22]۔ ہڑپہ کالاہور سے فاصلہ تقریباً 200 کلومیٹر، ملتان سے 153 کلومیٹر، اور فیصل آباد سے 114 کلومیٹر جنوب میں ہے [23]۔

وادی سندھ کی دیگر مشہور بستوں سے ہڑپہ کا فاصلہ درج ذیل ہے:

- ہڑپہ سے موئین جوڈو: 587 کلومیٹر جنوب مغرب میں
- ہڑپہ سے گنوری والا: 278 کلومیٹر جنوب مغرب میں
- ہڑپہ سے راکھی گڑھ: 342 کلومیٹر مشرق میں
- ہڑپہ سے کالی نلگن: 253 کلومیٹر مشرق میں
- ہڑپہ سے لوٹھل: 896 کلومیٹر جنوب میں
- ہڑپہ سے رحمان ڈھیری: 247 کلومیٹر شمال مغرب میں [24]

کھنڈرات کا کل رقبہ 175 ایکڑ ہے، جہاں تقریباً 2 لاکھ لوگ بستے تھے۔ ٹیلوں کی اونچائی 40 سے 60 فٹ ہے [25]۔ افسوس کہ آندھی، بارش، اینٹ چوروں اور زمانے کی گردش سے بہت سے آثار مٹ چکے ہیں، مگر بچے ہوئے نقوش سے پتہ چلتا ہے کہ شہر دو حصوں میں تقسیم تھا: بالائی حصہ (ٹیلہ اے-بی، قلعہ بند) جو رہائشی اور دفاعی تھا، اور زیریں حصہ (ٹیلہ ای، قبرستان R-37 اور H) جو جنوب مشرق میں تھا [26]۔ حال ہی میں جنوبی دروازہ بھی دریافت ہوا ہے۔ ٹیلوں کے درمیان ایک سبزہ زار میں عجائب گھر ہے، جہاں کھنڈرات سے ملنے والی اشیاء رکھی گئی ہیں [27]۔ یہ محل وقوع IVC کی دریائی بنیاد کو ظاہر کرتا ہے، جو تجارت اور زراعت کے لیے کلیدی تھا [28]۔



۴۔ تہذیب و ثقافت

ہڑپائی تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے، جو آریائی آمد سے قبل دراوڑوں نے دریائے راوی کے کنارے تشکیل دی تھی [29]۔ یہ تہذیب ہمیں بعد زمانوں کی طرف لے جاتی ہے، جہاں منظم شہری زندگی کی ابتدا ہوئی۔ تہذیب کا مطلب کسی قوم کی سماجی زندگی، رسوم، عادات اور عقائد ہے، جو اسے دوسری قوموں سے میسر کرتی ہے [30]۔ کلچر (نشوونما اور تربیت)، تمدن (شہری انتظام) اور ثقافت (رسم و رواج) اس کے اجزاء ہیں۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے بقول، کلچر بیج کے مغز جیسا ہے جو دھرتی سے جڑا ہے [31]، جبکہ تمدن شہری ثقافت کا نام ہے [32]۔ انسان کی جسمانی اور سماجی خصوصیات، جیسے دو پیروں پر کھڑا ہونا، آنکھوں کی یکجائی اور زبان کی نعمت، نے تہذیب کی بنیاد رکھی [33]۔ سید سبط حسن کے مطابق، انسان اشیاء کو معنی دیتا ہے، جیسے آب زم زم کا مقدس ہونا [34]۔ ہڑپائی تہذیب کی دریافت 1921ء میں سر جان مارشل کی نگرانی میں ہوئی [35]۔ ڈاکٹر محمد رفیق مغل نے 1970ء میں ثابت کیا کہ یہ تہذیب پاکستان کی سرزمین پر ہی پروان چڑھی، نہ کہ باہر سے درآمد ہوئی [36]۔ ادوار: ابتدائی (3200-2500 قبل مسیح)، عروج (2500-2000 قبل مسیح) اور زوال [37]۔ یہ کانسٹی کا دور تھا، جہاں پہلی، بلدیاتی نظام اور فنون عروج پر تھے [38]۔ IVC کی ثقافت آریاں مائیکریشن کے بعد ہندوستانی تہذیب میں ضم ہو گئی، جیسے جدید جینیٹک مطالعے ظاہر کرتے ہیں [39]۔

۵۔ آب و ہوا اور نظام آبپاشی

ہڑپائی آب و ہوا گرم مرط تھی، بارشیں کثرت سے ہوتیں، اور گھنے جنگلات تھے [40]۔ کوئی اونٹ کی تصویر نہیں ملی، جو زرخیز علاقے کی علامت ہے [41]۔ فصلیں جو، گندم، رائی اور کپاس تھیں؛ جانور گائے، بھینس اور بھیڑ [42]۔ نظام آبپاشی دریاؤں پر مبنی تھا، جیسے راوی اور بیاس کی نہریں [43]۔ مادھو سر وپ واٹس کے مطابق، دو متوازی نہریں تھیں جو آب خشک ہیں [44]۔ کلائمٹ چینج نے زوال میں کردار ادا کیا [45]۔

۶۔ ذرائع مواصلات اور معاشرت

نقل و حمل نیل گاڑی اور کشتیوں سے ہوتا تھا [46]۔ تجارت میسوپوٹامیہ اور مصر سے [47]۔ معاشرت پر امن تھی، صفائی کا نظام جدید [48]۔ لباس سوتی، اور نئی تحقیق سے دھاگہ ہڑپائی ایجاد ثابت ہوا، جو چین سے 2000 سال قبل ہے [49]۔ زیورات، کھیل (گلی ڈنڈا، شطرنج) اور شکار شوق تھے [50]۔ پیشے زراعت، دستکاری اور طب تھے [51]۔

۷۔ تعمیرات اور ظرف سازی

شہر منصوبہ بند، مکانات پختہ اینٹوں سے، غسل خانے اور نکاسی [52]۔ تین تہیں ملیں، جو تین تہائیوں کی نشاندہی [53]۔ ظرف مٹی کے کپے، نقش و نگار [54]۔ مورتیاں زیادہ زنانہ، جو اموی تہذیب ظاہر کرتی ہیں [55]۔

۸۔ پتھر کی مصنوعات اور مذہبی عقائد

پتھر کے اوزار اور مہریں (تصویری رسم الخط) [56]۔ مجسمے راقص اور پجاری [57]۔ مذہب بت پرستی، درخت پرستی (پمپل) اور غسل مقدس [58]۔

۹۔ تجارتی اہمیت

تجارت دریائی اور خشکی راستوں سے، سامان گندم، کپاس [59]۔ روابط ایران، عراق [60]۔

۱۰۔ زبان کا المیہ

رسم الخط تصویری، 396 نشانات، اب تک نہ پڑھا گیا [61]۔

۱۱۔ تہذیب کا خاتمہ

اسباب آریاں مائیکریشن، سیلاب، آب و ہوا تبدیلی [62]۔ جدید یوہو میں یہ myth ہے [63]۔



۱۲۔ کھدائی اور آثار کی دریافت

دریافت 1829ء میں، کھدائی 1921ء [64]۔ ڈاکٹر مغل اور کنائز کا کام [65]۔

۱۳۔ موجودہ ہڑپہ

آبادی 25 ہزار، رسوم قدیم سے ملتے جلتے [66]۔

خلاصہ بحث

ہڑپہ کی تہذیب ایک قدیم اور ترقی یافتہ شہری نظام کی مثال ہے، جو وادی سندھ میں 3500 قبل مسیح سے پھیلی اور 1500 قبل مسیح میں زوال پذیر ہوئی۔ اس کی دریافت اور کھدائی سے پتہ چلتا ہے کہ ہڑپائی لوگ شہری منصوبہ بندی، زراعت، تجارت اور دستکاری میں ماہر تھے، جبکہ ان کی معاشرت پر امن اور بقائے باہمی پر مبنی تھی۔ آریائی حملوں، دریاؤں کے رخ کی تبدیلی، آب و ہوا کی خرابی اور وسائل کی کمی جیسے عوامل نے اسے تباہ کیا۔ آج ہڑپہ کے آثار، جیسے مہریں، مورتیاں اور بلدیاتی نظام، اس کی عظمت کی یاد دلاتے ہیں۔ ڈاکٹر رفیس مغل اور جے ایم کنائز جیسی شخصیات کی تحقیقات نے اسے پاکستان کی مقامی تہذیب ثابت کیا۔ یہ تہذیب نہ صرف جنوبی ایشیا کی بنیاد ہے بلکہ جدید دنیا کو شہری ترقی کا سبق دیتی ہے۔ اس کی حفاظت اور مزید تحقیق ضروری ہے تاکہ اس کی زبان اور راز افشا ہوں۔

تجاویز و سفارشات

1. آثار کی حفاظت اور بحالی: ہڑپہ کے کھنڈرات کو قدرتی آفات اور انسانی مداخلت سے بچانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی جیسے ڈرون نگرانی اور حفاظتی دیواروں کی تعمیر کو فروغ دیا جائے۔
2. تحقیقاتی پروگراموں کی توسیع: بین الاقوامی تعاون سے نئی کھدائیوں اور ریڈیو کاربن ڈیٹنگ کا اہتمام کیا جائے تاکہ ہڑپائی زبان اور زوال کے اسباب پر مزید روشنی ڈالی جاسکے۔
3. سیاحتی ترقی: ہڑپہ کو عالمی سیاحتی مرکز بنانے کے لیے ورچوئل ٹورز، میوزیم کی توسیع اور فیسیٹیوں کا انعقاد کیا جائے، جو مقامی معیشت کو فروغ دے۔
4. تعلیمی انضمام: سکول اور یونیورسٹی نصاب میں ہڑپائی تہذیب کو شامل کر کے نوجوانوں میں تاریخی شعور بیدار کیا جائے۔
5. ماحولیاتی تحفظ: دریائے راوی کے رخ کی بحالی اور جنگلات کی نشوونما سے علاقے کی آب و ہوا کو قدیم شکل میں واپس لانے کی کوششیں کی جائیں۔
6. ڈیجیٹل دستاویزات: تمام آثار کو ڈیجیٹائز کر کے آن لائن لائبریری بنائی جائے تاکہ عالمی محققین تک رسائی آسان ہو۔

حوالہ جات

1. محمد حسن، آثار قدیمہ، 2019ء، ص: 4
2. Independenturdu.com، 14 نومبر 2020ء
3. پنجاب لوگ سجاگ، ساہیوال، 2014ء، ص: 65
4. عبدالحجید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، اوکاڑہ: نیور اکیڈمی اسلام بلڈنگ، 1994ء، ص: 77
5. Nature Magazine, "Climate and the Late Bronze Age collapse: new evidence from the southern Levant", 25 May 2016
6. ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: قدیم اور جدید خطوط کی روشنی میں، ساہیوال: مہرکال پبلشرز، 2009ء، ص: 55
7. رگ وید، (Book 6, Hymn 27 ترجمہ Ralph T.H. Griffith)
8. The Hindu, "The new reports clearly confirm 'Arya' migration into India", 13 September 2019



- LinkedIn, "The Aryan Question Revisited: Synthesis of Genetic, Archaeological, Linguistic Evidence", by Rakesh .9
Panday, 1 May 2025
- Reddit, "Why Did the Indo-Aryans Migrate into the Indian Subcontinent?", r/IndianHistory, 14 June 2025 .10
- رگ وید، Book 6, Hymn 27، .11
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: قدیم اور جدید خطوط کی روشنی میں، ص:70 .12
- رگ وید، Book 6, Hymn 27، .13
- Wheeler, M., The Indus Civilization, Cambridge University Press, 1968 .14
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص:78 .15
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص:77 .16
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص:78 .17
- Vajiram & Ravi, "What is Aryan Invasion Theory", UPSC Notes, 21 August 2025 .18
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص:78 .19
- Wikipedia, "Indo-Aryan migrations" .20
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: قدیم اور جدید خطوط کی روشنی میں، ص:66 .21
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: قدیم اور جدید خطوط کی روشنی میں، ص:66 .22
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: قدیم اور جدید خطوط کی روشنی میں، ص:66 .23
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ضمیمہ .24
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: قدیم اور جدید خطوط کی روشنی میں، ص:70 .25
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: قدیم اور جدید خطوط کی روشنی میں، ص:70 .26
- سجاد اظہار، واکی سندھ تہذیب کی پراسراریت سو سال بعد بھی برقرار، ساہیوال: ساہیوال پرنٹنگ پریس، 2009ء .27
- J.M Kenoyer, Ancient Cities of the Indus Valley Civilization, Oxford Press, 1998 .28
- سید سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، کراچی: ملتبہ دانیال، 1989ء، ص:20 .29
- ابن حنیف، سات دریاؤں کی سرزمین، لاہور: فکشن ہاؤس، 2017ء، ص:24 .30
- وزیر آغا، کلچر کے خدوخال، لاہور: مجلس ترقی ادب .31
- وزیر آغا، کلچر کے خدوخال، ص:71 .32
- سید سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، ص:20 .33
- سید سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، ص:20 .34
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: قدیم اور جدید خطوط کی روشنی میں، ص:55 .35
- ابن حنیف، سات دریاؤں کی سرزمین، ص:24 .36
- ابن حنیف، سات دریاؤں کی سرزمین، ص:26 .37
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص:99 .38



- Stack Exchange, "Interpreting two recent studies on Aryan Invasion/Migration theory", 17 January 2020 .39
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص: 99 .40
- سید سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، ص: 67 .41
- سید سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، ص: 67 .42
- M.S Vats, Excavations at Harappa, South Asia Books, 1940, P-1 .43
- M.S Vats, Excavations at Harappa, P-1 .44
- Reddit, "Why Did the Indo-Aryans Migrate", 14 June 2025 .45
- J.M Kenoyer, The Indus Valley Tradition of Pakistan and Western India, Journal of World Prehistory, Vol-5, 1991, P- .46
343
- سید سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، ص: 70 .47
- سید سبط حسن، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، ص: 70 .48
- New evidence for early silk in the indus civilization, Published 5 May 2009, <https://dai.org/10.1111/j.1475-4754-2008.004> .49
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص: 105 .50
- عبدالحمید، ہڑپہ تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص: 108 .51
- J.M Kenoyer, Ancient Cities of the Indus Valley Civilization, P-52 .52
- 57:ص J.M Kenoyer, Ancient Cities of the Indus Valley Civilization, .53
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: ماضی کے آئینے میں، ص: 148 .54
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: ماضی کے آئینے میں، ص: 149 .55
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: ماضی کے آئینے میں، ص: 151 .56
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: ماضی کے آئینے میں، ص: 128 .57
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: ماضی کے آئینے میں، ص: 128 .58
- محمد ادریس صدیقی، وادی سندھ کی تہذیب، کراچی: محکمہ آثار قدیمہ پاکستان، 1959ء، ص: 105 .59
- عبدالحمید، ہڑپہ کی تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص: 143 .60
- محمد ادریس صدیقی، وادی سندھ کی تہذیب، ص: 217 .61
- عبدالحمید، ہڑپہ کی تہذیب: ماضی کے آئینے میں، ص: 48 .62
- Medium, "The Aryan Invasion Myth: How 21st Century Science Debunks 19th Century Indology", 14 May 2017 .63
- ایم اے اشرف، تاریخ ساہیوال: ماضی کے آئینے میں، ص: 55 .64
- www.harappa.com/content/harp .65
- انٹرویو، ڈاکٹر ریاض ہمدانی، شوکت علی، ہڑپہ کی معلومات کا حصول، ساہیوال: دفتر ساہیوال آرٹس کونسل، 30 ستمبر 2022ء .66